غزل

پروفیسر خالد شبیر احمد

کیوں درسِ اخوت ہمیں ازبر نہیں ہوتا
انسان کوئی اسود و احمر نہیں ہوتا

تقوے سے عبارت ہے ہر ایک کی عظمت
از خود تو کوئی ابتر و برتر نہیں ہوتا

جس شخص کی فطرت میں نہ ہو فقر کا جوہر
بنیاد پہ دولت کی ، تونگر نہیں ہوتا

موجوں کے تلاطم سے ہی بنتا ہے سمندر
بے موج سمندر تو سمندر نہیں ہوتا

برسوں کی ریاضت سے بنے حرف یہ موتی
دو دن میں کوئی شخص سخن ور نہیں ہوتا

اک جہد مسلسل ہے میری زیست کا حاصل
ہر شخص مقدر کا سکندر نہیں ہوتا

انصاف نہ ملنے کا ہے انجام بغاوت
مظلوم بھی آخر کوئی پتھر نہیں ہوتا

آغوشِ صدف میں جو پلے قطرہ وہ موتی
ہر قطرہ سمندر کا تو گوہر نہیں ہوتا

اعزاز یہ ملتا ہے مقدر سے ہی خالدؔ
ہر رندِ قدح خوار قلندر نہیں ہوتا